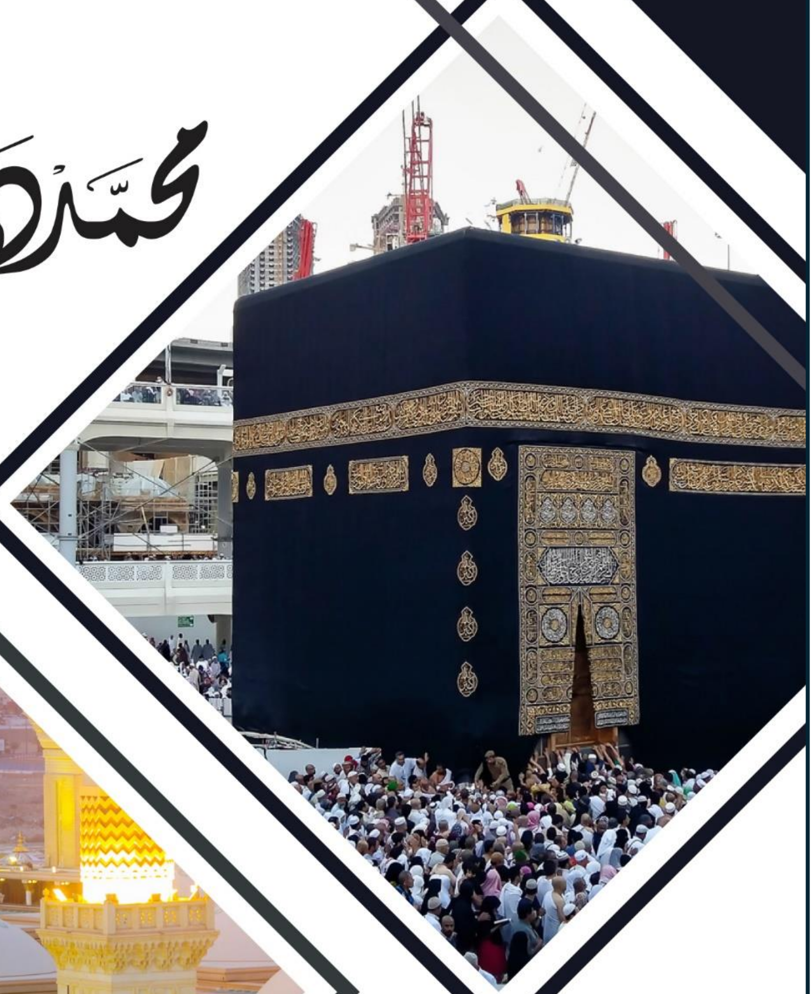
وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا



کلامِ داؤد

کلام از

محمد داؤد الرحمٰن علی





القاسم دار الکتب

یاخدا ایسا ملے موقع میں حج کو جا سکوں

رحمتوں اور برکتوں کا فیض مولا پا سکوں

کلام داؤد

کلام از:

محمد داؤد الرحمن علی

شائع کردہ: القاسم دار الکتب

dawoodrehman.blogspot.com

کتاب: کلام داؤد

کلام از: محمد داؤد الرحمن علی

ضبط و ترتیب: ایم راقم نقشبندی

باہتمام: القاسم دار الکتب

ویب سائٹ: jamiausmania1.blogspot.com

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿فہرست مضامین﴾

میری حسرت ہے کہ دیکھوں میں جو کعبہ تیرا

لوگ کرتے ہیں جہاں بھر کی تمنا یا رب،
میری حسرت ہے کہ دیکھوں میں جو کعبہ تیرا

شوقِ حج، دیدارِ حرمین شریفین، بوسۂ حجرِ اسود، طوافِ حرم، صفا مروہ کے چکر مقامِ ابراہیم پر نمازِ نفل اور دیگر امورِ حج کا شوق ہر کلمہ گو کے دل کا ایک گہرا سکوت ہے کہ جسے اگر ہم کھوجنا شروع کریں اور سینۂ قرطاس پر بکھیرنا شروع کریں تو سینۂ قرطاس و جنبشِ قلم ماند پڑ جائیں، کیوں کہ یہ وہ گہری خاموشی ہے یہ وہ درد ہے کہ جس کے ریزوں سے نورِ آفتاب بھی شرما کر چھپ جاتا ہے اور اگر اسی سکوت کو کسی کوہ کے دامن میں رکھیں تو وہ کوہ بھی ریزہ ریزہ ہو کر ہوا کے دامن میں بکھر جائے گا، اسی سکوت و خامشی، شوق و جنون کو ہمارے پیارے مشفق و محسن دوست جنھیں ہم (سلطانِ معظم کے لقب سے ندا و صدا دیتے ہیں) مولانا داؤد الرحمان صاحب ہیں۔ کہ جنھوں نے اپنے شوق و جنون، محنت و محنت سے کچھ ''نثری نظموں'' کا مجموعہ تیار کیا ہے۔

یقیناً یہ بھی اللہ کی رحمتِ خاص کا ثمرہ ہے کہ شوق و جنون اور عشقِ الٰہی و عشقِ حرم میں موصوف نے تھوڑے ہی عرصے میں یہ نثری نظموں، جسے "کلامِ داؤد" کے نام سے متعارف کروایا۔ مولانا کی کاوشوں کو پڑھ کر یقیناً اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ دیدارِ حرم و مدینہ کا کتنا شوق پالے ہوئے ہیں اور ان کے اس شوق میں دن بہ دن اضافہ ہوا چلا جاتا ہے، کیوں کہ جب مرکزِ نگاہِ دل جتنا دور ہوگا تو اتنی ہی طلب و تڑپ پیدا ہوگی اور وہ بصورت دیگر آپ کے الفاظ و گفتار، تحریر و تقریر سے ظاہر و نمود پذیر ہوگی۔

اللہ سے دعا ہے کہ جس محبت و عقیدت، شوق و جذبہ سے یہ کلام لکھے گئے ہیں اسی شوق و جذبہ کو برقرار رکھتے ہوئے اللہ موصوف کو اپنے حرم کا دیدار کروائیں اور بار بار کروائیں آمین ثم آمین۔

ایم راقم نقشبندی

02جون2025ء

پیش لفظ

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم، اَمَّابَعۡد!

حرمینِ شریفین... وہ پاکیزہ سرزمین جہاں دل سکون پاتا ہے، روح کو قرار آتا ہے، اور بندہ اپنے آپ کو اپنے خالق کے قریب تر محسوس کرتا ہے۔ ہر مومن کے دل میں یہ تمنا مچلتی ہے کہ وہ ایک بار اس سرزمینِ انوار پر حاضری دے، کعبۃُ اللہ کی زیارت سے اپنی آنکھیں معطر کرے، مدینہ منورہ کی معطر فضاؤں میں سانس لے، اور حضور اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس پر سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

یہ وہ مقام ہے جہاں نہ رنگ و نسل کی تمیز باقی رہتی ہے، نہ زبان و قبیلہ کی۔ سب ایک ہی لباس میں، ایک ہی صف میں، ایک ہی سجدہ گاہ پر جھکے ہوتے ہیں۔ نہ کوئی امیر، نہ غریب؛ نہ بادشاہ، نہ غلام؛ وہاں بس ایک نسبت باقی رہتی ہے: "عبدیت کی"۔

جب بندہ اپنے رب کے کرم سے اس سفرِ مقدس پر روانہ ہوتا ہے، تو اس کی زندگی کی سمت بدل جاتی ہے۔ رحمتوں کی قطار، نور کی جھلک، دُعاؤں کی قبولیت، اور دل کی بے قراری، یہ سب مل کر ایسی روحانی کیفیت پیدا کرتے ہیں، جو الفاظ میں سموئی نہیں جا سکتی۔

مجھے بھی اللہ رب العزت نے اپنی خاص عنایت سے اس مقدس سفر کی سعادت عطا فرمائی۔ جب اپنی آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھا، مدینہ منورہ کی فضاؤں میں سانس لی، تو دل کے نہاں خانوں میں چھپی ہوئی تڑپ جیسے بیدار ہو گئی۔ اس سفر کے بعد دل بار بار پکار اٹھا: "یارب! پھر حاضری عطا فرما، بار بار یہ سعادتیں نصیب فرما!"

ایک قریبی دوست کے اصرار پر کچھ اشعار قلم بند کیے۔ یہ محض جذبات کی روانی تھی، دل کا حال تھا جو کاغذ پر بکھر گیا۔ اسی تڑپ کو الفاظ کا روپ دینے کی جسارت کی۔ اگرچہ نہ شاعر ہوں نہ سخن ور، مگر دل کی بات زبان پر آجائے تو وہی سچ ہوتی ہے۔

جب اصلاح کی ضرورت محسوس ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت ہی نیک دل، صاحبِ ذوق شاعر، محترم جناب ایم راقم نقشبندی صاحب سے رابطہ کروا دیا۔ وہ اس فن کے رموز سے آشنا، نعتیہ ادب میں منفرد مقام رکھنے والے، ایک محبت کرنے والے بھائی

ثابت ہوئے۔ ان کی رہنمائی، دعاؤں نے میری خام سوچوں کو نکھار دیا۔ انہی کی اصلاح سے ایک نعت خوان نے میری ابتدائی کاوش کو نعت کی صورت میں پیش کیا، جو قبولِ عام کی سند پا گئی۔

راقم بھائی نے اس پر بس نہیں کیا بلکہ بارہا فرمایا:

"آپ کے اشعار میں خلوص ہے، درد ہے، رنگ ہے، صرف تھوڑی سی رہنمائی درکار ہے۔"

میں مسلسل انکار کرتا رہا، مگر ان کے اخلاص نے میرے انکار کو اقرار میں بدل دیا۔ اس وعدے کے تحت یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوا، اور ذی الحج ۱۴۴۶ھ کی ابتدا میں، میں نے نئی کاوشوں کے لیے خود کو آمادہ کیا۔

چند سادہ سے کلمات، مناجات، اور دعائیہ اشعار راقم بھائی کو بھیجے۔ ان کی جانب سے جو پذیرائی ملی، اس نے دل کو مزید حوصلہ دیا۔ میں نے بارہا گمان کیا کہ کہیں یہ محض دلجوئی تو نہیں؟ مگر ان کی خالص حوصلہ افزائی نے یقین میں بدل دیا کہ شاید ان لفظوں میں کچھ اثر ضرور ہے، جو دل سے نکلے تھے۔

یہ مجموعہ، جسے "کلام داؤد" کا نام دیا گیا ہے، نہ کسی فنی معیار کا دعویٰ رکھتا ہے، نہ کسی ادبی بلندی کا۔ یہ محض ایک سادہ مسلمان کی حرمین کی حاضری کے لیے ترستی ہوئی روح کی پکار ہے۔ ہر شعر، ہر مصرعہ ایک دعا ہے، ایک التجا ہے، ایک آرزو ہے۔

میں محترم راقم نقشبندی صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ ان کی رہنمائی، اصلاح، اور مسلسل دعا سے یہ سفر طے ہوتا رہا۔ ساتھ ہی اپنے شیخ و مربی، والد گرامی، شیخ التفسیر والحدیث، استاذ العلماء، مفسر قرآن، حضرت مولانا ابو عبید خادم حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ، اپنے اساتذہ، احباب، اور ان تمام محبت کرنے والوں کا بھی شکر گزار ہوں جن کی دعاؤں کا سایہ میرے ساتھ رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کلام، اس کا ایک ایک حرف، اس کی ہر دعا، بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت پائے، میرے اور ہم سب کے لیے حرمین شریفین کی بار بار حاضری کا وسیلہ بنے، اور اسے پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی وہی تڑپ پیدا ہو جو اس ناچیز کے دل میں ہے۔

محمد داؤدالرحمن علی

۵ ذوالحجہ ۱۴۴۶ھ بمطابق یکم جون ۲۰۲۵ء

میری بگڑی سنوار دے، ربِ ذوالجلال

میری بگڑی سنوار دے، ربِ ذوالجلال
مجھ کو کعبہ دکھا دے، ربِ ذوالجلال

میں تو ہوں گناہگار، اب ہے آپ کی رحمت کا سہارا
مجھ کو راستہ دکھا دے، ربِ ذوالجلال

دل میں ہے حسرت، آنکھیں ہیں نم
اب میری بات بنا دے، ربِ ذوالجلال

مجرم ہوں تیرا، لیکن یقین ہے
اپنی رحمت عطا کردے، ربِ ذوالجلال

حج کے قافلے میں عطا فرمادے جگہ
مجھ کو اپنا بنادے، ربِ ذوالجلال

طوافِ کعبہ، خواب ہے میرا
اس کوحقیقت بنا دے، ربِ ذوالجلال

دیدِ حرم سے آنکھ ہو روشن
نور عطا کردے، ربِ ذوالجلال

لب پر ہے لبیک، دل میں ہے یقیں
مجھ کو حرم بلا لے، ربِ ذوالجلال

یہ آہ و فغاں، داؤد کی ہے
میری عرض قبول فرما لے، ربِ ذوالجلال

تیرا گھر کو دیکھنے کو دل چاہتا ہے

مجھے اپنے در پر بُلالے، الٰہی احرام میں لپٹ کے حرم کی فضا میں
تیرا گھر کو دیکھنے کو دل چاہتا ہے سر کو تیرے در پہ جھکانے کو دل چاہتا ہے

زمزم کا وہ پاک سا میٹھا پانی طوافِ کعبہ میں رہوں میں
لبوں سے لگانے کو دل چاہتا ہے ہر چکر میں تجھ کو پکاروں، دل چاہتا ہے

صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑوں عرفات میں جا کے دعا میں رہوں میں
اماںؑ کی ادا کو نبھانے کو دل چاہتا ہے تنہائی میں رونے کو دل چاہتا ہے

مزدلفہ کی رات ہو، خاموش سی گھڑیاں مِنیٰ میں خلیلؑ کی ادا کو اپناؤں
بس تیرا ہی ہونے کو دل چاہتا ہے قربانی کے جذبے کو پانے کو دل چاہتا ہے

درِ کعبہ پر سر رکھ کے رو لوں سندِ حج مبرور مل جائے مجھ کو
ملتزم سے لپٹنے کو دل چاہتا ہے قبول ہو عبادت، دل چاہتا ہے

پھر مدینہ کا رستہ ہو میرے نصیب میں روضے کی جالی کے سائے میں بیٹھوں
نبی ﷺ کے قدم چومنے کو دل چاہتا ہے حالِ دل کہنے کو دل چاہتا ہے

قسمت میں ہو طیبہ کی خاکِ شفا داؤد کی فریاد ہے تیرے در پر
اسی میں سونا، اسی میں جاگنا دل چاہتا ہے ہمیشہ یہیں رہنے کو دل چاہتا ہے

یاخداایسا ملے موقع میں حج کو جاسکوں

یا خدا ایسا ملے موقع میں حج کو جا سکوں
رحمتوں اور برکتوں کا فیض مولا پا سکوں

باندھ کر احرام مولا دیدِ کعبہ میں کروں
سر ندامت سے ہو خم فوراً سے پہلے روپڑوں

یوں مقامِ ابراہیمی پر نماز اپنی پڑھوں
سامنے ہوگا حطیم اپنے میں زم زم بھی پیوں

بابِ کعبہ سے لپٹ کر میں دعائیں مانگ لوں
ملتزم بھی ہو نظر میں حجرِ اسود چوم لوں

میں صفا مروہ پہ دوڑوں یا الٰہی کر قبول
پھر منیٰ مزدلفہ اور عرفات میرا ہو حصول

پھر طوافِ الوداع تیرے کرم سے ہو خدا
وادیِ سرکار پہ حاضر ہو ان کا اک گدا

نم ہوں آنکھیں اور لرزتا جانبِ آقا چلوں
باادب ہو کر نبی کو میں سلام اپنا کہوں

حالِ دل سرکار کو رو کر سناؤں بار بار۔
رحمتِ سرکار سے ہوجائے دل بھی خوشگوار

حضرتِ صدیق اکبر اور عمر کو بھی سلام
در پہ حاضر ہے کھڑا سرکار کا ادنی غلام

یہ حسیں ہے کاوش داؤد کی
کر معاف اللہ لغزش داؤد کی

یاالٰہی! عطاہو وہ دن بھی کبھی

یا الٰہی! عطا ہو وہ دن بھی کبھی لب پہ لبیک ہو، دل میں تیرا اثر
میں روانہ ہوں مکہ، ہو بخشش ابھی مرے اشکوں سے ہوں ندامت کے بند در

احرامِ پاکیزہ پہن کر کھڑا کعبہ دیکھوں تو آنکھیں نم ہوجائیں
تیرے گھر کی طرف جانا ہو میرا یہ صدا دل کی حالت تری رحمتوں کواپنائیں

مقامِ خلیل اور وہ سجدے کی رات زمزمِ پاک پی لوں میں دل سے وہاں
میری آنکھوں میں ہو بس تری ہی صفات حطیم و حرم کی ہو مجھ پر رَواں

حجرِ اسود کو چوموں ادب سے میں صفا مروہ کی سعی ہو خالص طلب
بابِ کعبہ پہ مانگوں دعا دل سے میں قبولیت کا ہو رب عطا اک سبب

پھر منٰی، عرفات اور مزدلفہ طوافِ وداع آخر ہو نصیب
لب پہ جاری ہو تیرا ہی نام صدا یہ عبادت مجھ کو کردے آپ کے قریب

پھر مدینہ کی جانب ہو اک دل طلب حاضر آقا کے روضے پہ ہوں باادب
آنسوؤں سے بھری ہو مری ہر عجب دل میں ہو نور، لب پر درودِ طرب

سلامی ہو صدیقِ اکبر کو بھی یہ دعا ہے دِلِ داؤد کی یا خدا
عمرکے جلال و عدل کو بھی تو معاف فرما اگر ہو خطا یا جُفا

شہر مکہ کی فضامیں آتارہوں میں

میں آپ کے گھر کے پھیرے لگاتا رہوں
شہر مکہ کی فضامیں آتا رہوں میں

کعبہ کے سامنے ہوں، مجرم بن کر
لبیک کا نعرہ لگاتا رہوں میں

سنگِ اسود کو میں بوسہ دیتا رہوں
دل کی سیاہی یوں مٹاتا رہوں میں

الہی! میں کعبے کے گرد چکر لگاؤں
عصیاں کے دھبے مٹاتا رہوں میں

حطیم میں نمازیں پڑھ کے
درِ رحمت پہ حال سناتا رہوں میں

زم زم کا پانی ہر گھڑی پی کر
دل کی لگی کو بجھاتا رہوں میں

صفا و مروہ کے بیچ دوڑتا رہوں
سعی سے رب کو راضی کرتا رہوں میں

ہر شر سے پناہ دے تو ربّی مجھے
تیرے در سے خیر کی رسی پاتا رہوں میں

سندِ حج مبرور کی لینے کو حاضر
درِ الہی میں دعا مانگتا رہوں میں

رب کے حضور حج کی قبولیت میں
بعد از حج مدینہ جاتا رہوں میں

یارب! عطا کر ایسا مقدر
درِ مصطفیٰ جا کے روتا رہوں میں

الٰہی! عطا کر طور و حرا کی قسمت
دل میں نبی ﷺ کی محبت نکھارتا رہوں میں

داؤد کی آرزو ہے رہوں مدینہ میں
ہمیشہ جنت کو پاتا رہوں میں

وہاں جا کر سکون پا سکوں

اے خدا! ایسا موقع دے، میں حج کرنے جا سکوں   رحمتوں اور برکتوں کا ساتھ ہو
تیرا گھر دیکھوں، وہاں جا کر سکون پا سکوں   میں تیرا مہمان بنوں، دل پر خوشیوں کی بات ہو

احرام پہن کر میں تیرے در پر حاضر ہو جاؤں   شرم سے سر جھک جائے، دل میں ہو افسوس بہت
کعبہ کو دیکھ کر آنکھوں سے آنسو برساؤں   روتے ہوئے تجھ سے اپنی پاؤں خطاؤں کی بخشش

مقامِ ابراہیم پر سجدہ کروں دل سے میں   بابِ کعبہ سے لپٹ کر مانگ لوں کچھ دعائیں
زم زم پیوں، حطیم کے پاس دعا کروں دل سے میں   حجرِ اسود چوم کر، دور کروں سب بلائیں

صفا، مروہ پر دوڑوں، اے میرے رب یہ قبول کر   پھر منیٰ، مزدلفہ، عرفات کی زیارت ہو
سچی نیت سے یہ عمل میں آپ کے نام پہ کر   لب پہ ہو لبیک، دل میں تیرا ہی ڈر ہو

طواف وداع بھی تیرا کرم سے ہو، آسان ہو   پھر مدینہ جا سکوں، آقا ﷺ کا دیدار ہو
عبادت مکمل ہو، دل پاک ہو، ایمان ہو   ان کی گلیوں کی ہوا سے دل کو راحت بار بار ہو

آنکھ میں آنسو، دل لرزتا، ادب سے در پہ جا سکوں   بار بار کہوں میں اُن سے، دل کا سارا حال
سلام پیش کر سکوں اور دل کی بات بتا سکوں   سرکار ﷺ کی رحمت سے خوش ہو جائے میرا حال

حضرت صدیق و عمر کو بھی میرا سلام ہو   یہ دعا داؤد کی ہے، سچی ہے، صاف دل سے
دین کے ان رہبروں کا، دل میں بڑا احترام ہو   یا خدا! اگر کوئی غلطی ہو، معاف فرما فضل سے

حاجیو! تم کو حج پر جانا مبارک

حاجیو! تم کو حج پر جانا مبارک
ہو مکہ مدینہ میں آنا مبارک

احرام کو زیبِ تن جب کیا تم نے
رب کے لیے ہر حکم بجا لانا مبارک

شوقِ عبادت، جذبۂ ایماں
دل کا یہ سچا تقویٰ تمہیں مبارک

حرم کی ہواؤں میں "لبیک" کی صدائیں
اشکوں بھری، گناہوں پہ وہ آہیں
کعبہ پہ پہلی نظر کا جلوہ مبارک

رب کے حضور رونا، دعا مانگنا
محبت سے دل کی باتیں سنانا
کعبہ سے لگ کر آہیں بھرنا مبارک

یہ در و دیوار ادب سکھاتے ہیں
ابراہیمؑ کے مقام پہ نفل پڑھاتے ہیں
درِ ملتزم پہ وہ سجدہ کرنا مبارک

مطاف کے گرد چکر پہ چکر
لب پہ دعائیں، دل میں منظر
یہ عشقِ حقیقی تم کو مبارک

تھکن سے چُور، مگر دل پر نور
زمزم کا ٹھنڈا گھونٹ بھرپور
وہ سیرابیِ جاں پینا مبارک

عرفات کی جانب قافلے روانہ
دل میں فقط رب، لب پہ ترانہ
تمھیں خطبۂ حج ہو سننا مبارک

مِنیٰ کی وہ رونق، وہ بستی کا سماں
مزدلفہ کی رات، دعا کا جہاں
وہ خیموں میں ٹھہرنا مبارک

قربانی کے جذبے سے سرشار ہو کر
مکہ پلٹنا، طواف و زیارت کرنا
غارِ حرا تک جانا مبارک

طوافِ زیارت، لبیک کی صدا
ایڑی اٹھا کر چلنا باوفا
سنت سمجھ کر چلنا مبارک

صفا سے مروہ کی جانب دوڑنا
اماں ہاجرہؓ کی سنت کو اپنانا
وہ تیز قدم بڑھانا مبارک

مدینہ کی جانب سفر ہو رواں
دل میں ہو آقا ﷺ کا عشقِ جواں
رسول ﷺ کی نگری میں آنا مبارک

فضاؤں میں مدحت، درود کی خوشبو
محبت کا ہر سانس بن جائے خوشبو
مدینے کے لمحے لمحے جینا مبارک

یہ دعائے نبیؐ، یہ شہرِ نبیؐ
یہ نگری سراپا سیرتِ نبیؐ
اس شہرِ وفا میں رہنا مبارک

اُحد، بدر، خندق، ہو غمامہ
ہر گام پہ یاد آئیں صحابہؓ
یہ سارا مقدّس خطہ مبارک

مرے واسطے بھی دعا کرنا پیارو

سفر میری قسمت میں ہو جائے یارو